کی کسی دوسری مسلمان ممبر تنظیم کو ریلی میں بولنے کی اجازت دی گئی۔''

سوڈان کے معاملے میں صہیونی تنظیموں کی خصوصی دلچسپی کے حوالے سے کچھ مزید معلومات مہیا کرنے کے بعد ول یومیز لکھتے ہیں:

''دراصل دارفور کو امریکیوں کے ریڈار پر رکھنے کی کوشش کرنے والی بعض تنظیمیں واقعی خفیہ ایجنڈا رکھتی ہیں۔ مختلف اسرائیل نواز گروپ، عیسائی صہیونی اور نیو کنزرویٹو، دارفور کی صورت حال کو افریقیوں کے خلاف عربوں کی کارروائی کا رنگ دیتے ہیں۔ یہ رویہ تمام عربوں اور مسلمانوں کو دہشت گرد ظاہر کرنے میں ان کی مدد کرتا ہے۔ جبکہ اس تنازع کو نسل کشی کا رنگ دے کر وہ ایک طرف اسرائیلیوں کے ہاتھوں فلسطینیوں کے بہت بڑے پیمانے پر جاری قتل عام سے توجہ ہٹاتے ہیں اور دوسری طرف اس کے نتیجے میں عرب بھی اسرائیلیوں ہی جتنے برے دکھائی دیتے ہیں۔''

اس رویے کے اسباب کی مزید وضاحت کرتے ہوئے یومیز لکھتے ہیں: ''اس رویے سے حکمت عملی کے معاملات وابستہ ہیں۔'' اس کے بعد وہ دایان انسٹی ٹیوٹ فار مڈل ایسٹ اینڈ افریقا اسٹڈیز Dayan Institute for Middle East and Africa Studies کی شائع کردہ کتاب ''اسرائیل اینڈ سوڈان لبریشن موومنٹ'' "Israel and the Sudanese Liberation Movement," کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ ''اسرائیل نے بہت پہلے سے ایک حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے جسے وہ 'pulling the limbs, then cutting them off.' یعنی 'ہاتھ پاؤں کھینچنا پھر انہیں کاٹ پھینکنا' کا نام دیتا ہے۔ اس پالیسی کے تحت مختلف ملکوں میں اقلیتی گروپوں کے ساتھ رابطے استوار کیے جاتے ہیں، انہیں قومی دھارے سے الگ کیا جاتا ہے اور پھر ملک سے علیحدگی کے لیے ان کی ''حوصلہ افزائی'' کی جاتی ہے۔ تل ابیب امید رکھتا ہے کہ حکمت عملی لازمی طور پر عرب دنیا کو کمزور کرے گی، اسے توڑ پھوڑ دے گی اور اس کے مفادات کے لیے خطرہ ثابت ہوگی۔ اس حکمت عملی کو روبعمل لانے کے لیے موساد کے ایجنٹوں نے عراق کے کردوں اور لبنان کی اقلیتوں اور سوڈان کے جنوبی باشندوں سے راوبط قائم کر رکھے تھے اور اب وہ یہی کچھ دارفوریوں کے ساتھ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔''